از عدالت عظمی

رمیش ولد لکشمن گاویلی

بنام

اسٹیٹ آف مدھیہ پردیش اور دیگران

16 ستمبر 1999

[جی بی پٹنائک اور این سنتوش ہیگڈے، جسٹسز]

تعزیراتی ضابطہ، 1860 – دفعات 302 / 34 – قتلِ عمد – عینی شاہد کی گوائی – جس کی دوسرے گواہوں نے صحیح طور پر تصدیق کی ہے – عینی شاہد گواہوں کو بدنام کرنے کے لیے جرح میں کچھ نہیں لایا گیا – منعقد کیا گیا؛ اثباتِ جُرم اور سزا جائز ہے۔

فوجداری ضابطہ اخلاق، 1973 – دفعہ 161 – گواہ – گواہوں کی جانچ میں تاخیر – اثر – منعقد؛ آئی پی ایس او فیکٹو ان کی گواہی کو بدنام کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی جب کہ ان کی گواہی کو مواخذے کے لیے کراس ایگزامینیشن میں کچھ بھی ٹھوس نہیں لایا گیا تھا۔

فوجداری مقدمہ:

شک کا فائدہ – قتلِ عمد – چشم دید گواہوں کی گواہی – چشم دید گواہوں کے درمیان تضاد جس کے بارے میں ملزم نے متوفی کے سینے پر گپتی چھید دی تھی – منعقد کیا گیا، جو شک کا فائدہ دینے کے لیے کافی تھا – تعزیراتی ضابطہ 1860، دفعہ 302 / 34۔

اپیل کنندہ پر ڈی اور آر کے ساتھ آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ ملزم اور متوفی کا تعلق گولی ☒ برادری کے دو حریف حصوں سے تھا۔ بدقسمت دن، جب ایک فریکشن کا کے حصے پی ڈبلیو 1 کے ساتھ پوجا کرنے کے لیے مندر جا رہا تھا، تو ہتھیاروں سے لیس ملزم شخص نے اس پر حملہ کر دیا۔ کے ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ ٹرائل کورٹ نے پی ڈبلیو 1، 2 اور 4 کے شواہد پر بھروسہ کرتے ہوئے، جس کی تصدیق پی ڈبلیو 12، ڈاکٹر نے کی، مجرم قرار دیا اور ملزم افراد کو عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ اور ملزم ڈی کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کرتے ہوئے ملزم آر کی اثباتِ جُرم اور سزا کو شک کا فائدہ دے کر کالعدم قرار دے دیا۔ اس لیے موجودہ اپیلیں۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ استغاثہ کے گواہوں کے شواہد پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کی جانچ میں تاخیر ہوئی تھی۔ 1.10.85 کی ایف آئی آر ایک من گھڑت دستاویز تھی اور 3.10.85 تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تھی۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد۔1: پی ڈبلیو 1 کے قابل اعتماد ثبوت، جو شروع سے ہی متوفی کے ساتھ تھے، پی ڈبلیو 2 اور 4 کے شواہد سے مکمل طور پر تصدیق شدہ تھے۔ مذکورہ گواہوں کے کراس امتحانات میں ان پر یقین نہ کرنے کے لیے کوئی ٹھوس بات ریکارڈ پر نہیں لائی گئی۔ اس طرح عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی کمزوری نہیں ہے جس میں اپیل کنندہ کو آئی پی سی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں اس عدالت کی مداخلت کی ضرورت ہے۔[B-608؛G-607]

2۔ گواہوں کی جانچ پڑتال میں تاخیر، آئی پی ایس او فیکٹو ان کی گواہی کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی، جب کہ ان کی گواہی کو مواخذے میں لانے کے لیے کراس امتحان میں کچھ بھی ٹھوس نہیں لایا گیا تھا۔[607-ایف]

3۔ یہ کہنا مکمل طور پر غلط ہے کہ 1.10.85 پر درج ایف آئی آر ایک من گھڑت دستاویز ہے اور 3.10.85 تک کوئی ایف آئی آر نہیں دی گئی تھی۔ پی ڈبلیو 1 خود مخبر ہے اور اس نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس نے 1.10.85 پر ہی پولیس کو رپورٹ دی تھی اور اس کے بیان کو مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو لکھے گئے 3.10.85 کے خط سے پتہ چلتا ہے کہ کئی افراد کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے؛ افراد کو ایف آئی آر درج کرنے کے بعد ہی گرفتار کیا جا سکتا ہے نہ کہ اس سے پہلے۔ مزید تفتیشی افسر کی طرف سے دی گئی وضاحت، کہ 2.10.85 پر عوامی تعطیل کی وجہ سے دستاویزات 3.10.85 پر بھیجی گئی تھیں جنہیں نیچے کی عدالتوں نے قبول کر لیا ہے، اس معاملے میں علیحدہ رائے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔[A-B؛G-606]

4۔ عدالت عالیہ نے ملزم آر کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا۔ ملزم آر کو استغاثہ کی طرف سے منسوب کردار کے حوالے سے چشم دید گواہوں کے درمیان تضاد ہے۔ جبکہ پی ڈبلیو 1 اور 4 کے مطابق، آر نے متوفی کے سینے پر گپتی کو چھید دیا لیکن پی ڈبلیو 2 کے مطابق یہ ڈی ہی تھا جس نے گپتی کو چھید دیا۔ ملزم آر کے مبینہ کردار کے بارے میں یہ تضاد اسے شک کا فائدہ دینے کے لیے کافی تھا۔[608-سی-ڈی]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1996 587 وغیرہ۔

1987 کے فوجداری اے نمبر 60 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 24.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے بی آر نائک اور وجے کے جین

جواب دہندہ کے لیے وویک گمبھیر

ریاست مدھیہ پردیش کے لیے اوما ناتھ سنگھ کے لیے کے این شکلا، (مسز سشیلا شکلا)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس پٹنائک ۔ یہ دو اپیلیں، ایک مجرم رمیش کی طرف سے اور دوسری ریاست کی طرف سے مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ کے ایک اور ایک ہی فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے اور اس لیے، ایک ساتھ سنی گئی اور اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دی گئی ہیں۔

اپیل کنندہ رمیش کے ساتھ دو دیگران ڈلا عرف دیارام اور جگن ناتھ کے بیٹے رمیش، جنہیں عام طور پر رمیش (جونیئر) کے نام سے جانا جاتا ہے، کو سیشن جج نے آئی پی سی کی دفعہ 302/34 اور 1 کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے کا مجرم قرار دیا اور عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے ملزم دیارام کے ساتھ ساتھ موجودہ اپیل کنندہ لکشمن کے بیٹے رمیش پر فاضل سیشن جج کی طرف سے عائد اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی لیکن آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت رمیش (جونیئر) کی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا اور اسے تمام الزامات سے بری کر دیا۔ ریاست کی طرف سے پیش کی گئی اپیل رمیش (جونیئر) کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت الزام سے بری کرنے کے خلاف ہے۔ اس مرحلے پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فاضل سیشن جج نے اپیل گزار کے ساتھ مقدمے کا سامنا کرنے والے تین دیگر ملزموں کو بری کر دیا ہے اور ان کے حکم برأت کے خلاف ریاست نے اپیل میں عدالت عالیہ کا رخ کیا اور ریاست کی اپیل کو خارج کر دیا گیا، ریاست نے خصوصی اجازت کی درخواست (ایس ایل پی (فوجداری) نمبر 295 / 96) کو ترجیح دی ہے جسے اس عدالت نے 8.9.99 پر مسترد کر دیا۔

استغاثہ کا مقدمہ مختصر طور پر یہ ہے کہ ملزم اور متوفی کا تعلق گولی برادری سے تھا اور وہ دو حصوں میں بٹے ہوئے تھے، ایک متوفی کنھائیالال کی قیادت میں جبکہ دوسرے حصے کی قیادت منگیلال، جگن ناتھ اور پنچم کر رہے تھے۔ پنچم ملزم ڈلا کا باپ ہے۔ کنہیالال، متوفی کو باہر کر دیا گیا تھا اور اس معاملے پر کچھ اختلاف تھا۔ واقعہ کی تاریخ پر، یعنی 1.10.85، مذکورہ کنہیالال نندلال، پی ڈبلیو 1 کے ساتھ پوجا کرنے کے لیے کالی مندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ آگے بڑھ رہے تھے، ملزم افراد اپنے ہاتھوں میں ہتھیار لے کر اکٹھے ہوئے اور کنہیالال پر بے رحمی سے حملہ کرنے لگے۔ ملزم، ڈلا کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی اور اس نے کلہاڑی کے ذریعے متوفی کے سر پر وار کیا۔ موجودہ اپیل کنندہ رمیش (سینئر) نے بھی کلہاڑی ماردی اور کنہیالال نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا اور کنہیالال نیچے گر گیا۔ دوسرے ملزم رمیش (جونیئر) نے گپتی کو اپنے سینے پر چھید لیا۔ استغاثہ کا مزید مقدمہ یہ ہے کہ تین دیگر ملزم افراد، جنہیں اس کے بعد بری کر دیا گیا ہے، نے بھی ہاتھ میں ہتھیار لے کر متوفی کو زخمی کر دیا۔ ہلا اٹھایا گیا اور پولیس اسٹیشن کو ایک ٹیلی فونک پیغام دیا گیا، جو روزنامہ میں ریکارڈ کیا گیا اور پی ڈبلیو 11 موقع پر پہنچا۔ کنہیالال کو ہسپتال لے جایا گیا اور انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ پی ڈبلیو 1، نندلال نے ایک تحریری رپورٹ دی جسے ابتدائی اطلاعی رپورٹ سمجھا گیا اور پولیس نے پھر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش مکمل ہونے پر، ایک فرد جرم دائر کی گئی اور ملزموں نے اپنا مقدمہ چلایا، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ استغاثہ نے کئی گواہوں سے پوچھ گچھ کی جن میں پی ڈبلیو 1,2 اور 3 اس واقعے کے عینی شاہد گواہ ہیں۔ پی ڈبلیو 3 نے استغاثہ کے مقدمے کی حمایت نہیں کی اور اسے جرح کی اجازت دی گئی۔ پی ڈبلیو 8 واقعہ کے بعد کا گواہ ہے اور پی ڈبلیو 12 وہ ڈاکٹر ہے جس نے متوفی کنھائیالال کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی کی لاش پر پانچ زخم تھے، چار کوڑے اور ایک کھرچنے کے زخم تھے۔ طبی شواہد کی بنیاد پر، سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ کنھائی لال کی قتل عام سے موت ہوئی ہے اور اسی نتیجے پر ہمارے سامنے حملہ نہیں کیا گیا ہے۔ پی ڈبلیو 1،

2اور 4 کے شواہد پر انحصار کرتے ہوئے اور ڈاکٹر، پی ڈبلیو 12 کے شواہد کے ساتھ اس کی تصدیق کرتے ہوئے، فاضل سیشن جج نے تین ملزموں کو مجرم قرار دیا جبکہ تین دیگران کو بری کر دیا، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ اپیل کو ترجیح دی جا رہی تھی، عدالت عالیہ نے چشم دید گواہوں کے درمیان اس نتیجے کے حوالے سے باہمی عدم مطابقت پر غور کیا کہ کس ملزم شخص نے گپتی کے ذریعے سینے پر چوٹ پہنچائی، جب کہ پی ڈبلیو 1 اور 4 نے کہا تھا کہ گپتی کو رمیش (جونیئر) نے چھید دیا تھا، پی ڈبلیو 2 نے کہا تھا کہ گپتی کو دیولال نے چھید دیا تھا اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا کہ جگن ناتھ کا بیٹا مذکورہ ملزم رمیش (جونیئر) شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔ لیکن جہاں تک اپیل کنندہ رمیش اور ملزم ڈلا کا تعلق ہے، تین چشم دید گواہوں کے شواہد کی دوبارہ تعریف پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ کا مقدمہ معقول شک سے بالاتر ثابت ہوا ہے اور اس لیے سیشن جج کی طرف سے دی گئی اثباتِ جُرم اور سزا کی توثیق کی گئی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈلا کی طرف سے کوئی اپیل نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ رمیش (سینئر) کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل، مسٹر بھیم راؤ نائک نے زور دے کر کہا کہ اس معاملے میں پی ڈبلیو 1، 2 اور 4 کے زبانی ثبوت کو قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ شروع سے ہی استغاثہ من گھڑت دستاویزات کے ساتھ آگے بڑھا ہے اور درحقیقت وہ دستاویز جسے ایف آئی آر کے طور پر مانا گیا ہے اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے آئی ڈی 2 پر درج کیا گیا ہے، ایک من گھڑت دستاویز ہے اور آئی ڈی 1 تک کوئی ایف آئی آر نہیں دی گئی تھی۔

مذکورہ دلیل کی پوری بنیاد یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو لکھے گئے ایک خط میں جس پر مخبر خود دستخط کنندہ تھا، اس بات کا اشارہ نہیں دیا گیا تھا کہ پہلے ہی ایف آئی آر درج کی جا چکی تھی۔ فاضل وکیل، مسٹر نائک کی طرف سے دی گئی یہ دلیل مکمل طور پر غلط فہمی ہے کیونکہ مذکورہ دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ کئی افراد کو ان کے ذریعے پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے اور افراد کو ایف آئی آر درج کرنے کے بعد ہی گرفتار کیا جا سکتا ہے نہ کہ اس سے پہلے۔ پی ڈبلیو 1 خود مخبر ہے اور اس نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس نے 1.10.85 پر ہی پولیس کو رپورٹ دی تھی اور اس کے بیان کو مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ معروف وکیل، مسٹر نائک نے اس تناظر میں زور دیا تھا کہ یہ حقیقت کہ ایف آئی آر صرف 3.10.85 پر مجسٹریٹ تک پہنچی ہے، ان کے اس الزام کو ثابت کرتی ہے کہ 1.10 پر کوئی ایف آئی آر نہیں تھی 85: جیسا کہ استغاثہ نے الزام لگایا ہے۔ لیکن تفتیشی افسر نے اس وجہ کا اشارہ دیا ہے کہ 2 اکتوبر کو گاندھی جینتی کی وجہ سے چھٹی ہونے کی وجہ سے اس نے 3 اکتوبر کو دستاویزات بھیجی ہیں اور اس وضاحت کو تجربہ کار سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی قبول کر لیا ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس معاملے پر اس عدالت کی طرف سے کوئی الگ نظریہ لیا جا سکتا ہے۔

مسٹر نائک نے پھر ہمارے سامنے تین چشم دید گواہوں کے ثبوت پیش کیے اور دعوی کیا کہ ان کے ثبوت سے اعتماد پیدا نہیں ہوتا اور اسے مسترد کر دیا جانا چاہیے۔ عام طور پر، یہ عدالت، سیشن جج کی طرف سے منظور کردہ اثباتِ جُرم کے خلاف اپیل میں بیٹھ کر اور اپیل میں برقرار رہتی ہے، گواہوں کے شواہد کی دوبارہ تعریف نہیں کرتی ہے۔ لیکن ہمارے سامنے ثبوت پیش کیے جانے اور فاضل وکیل کے ذریعے تفصیل سے بحث کیے جانے کے بعد، ہم نے اس کی جانچ پڑتال کی ہے۔ ان گواہوں سے جرح میں ہمارے نوٹس میں کوئی ٹھوس بات نہیں لائی گئی ہے جس کے لیے یہ عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ گواہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، پی ڈبلیو 1 شروع سے ہی متوفی کے ساتھ تھا جب متوفی دودھ کی فراہمی کے لیے گیا تھا اور پوجا کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا اور پی ڈبلیو 2 اور 4 آزاد گواہ ہیں جو جائے وقوعہ پر موجود تھے اور انہوں نے واقعہ کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ گواہوں کی قبولیت کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف

سے پیش ہوئے مسٹر نائک کی دلیل نمبر 2اور 4 یہ ہے کہ پولیس نے بالترتیب 6.10.85اور 4.10.85 پر دفعہ 161 فوجداری پی سی کے تحت ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ دو گواہوں کی جانچ پڑتال میں یہ تاخیران کی گواہی کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی، اس سے بھی زیادہ، جب گواہوں کے جرح میں، ان کی گواہی کو مواخذے کے لیے کچھ بھی ٹھوس سامنے نہیں لایا گیا تھا۔ دوسری طرف، پی ڈبلیو 2اور 4 کے شواہد پی ڈبلیو 1 کے قابل اعتماد شواہد کی مکمل تصدیق کرتے ہیں اور اس لیے، درج ذیل عدالتیں اپیل کنندہ رمیش کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت الزام کی اثباتِ جُرم برقرار رکھنے میں جائز ثابت ہوئیں۔ دلائل کے دوران، سینئر وکیل نے یہ دلیل بھی پیش کی کہ استغاثہ نے دستیاب ہونے کے باوجود آزاد گواہوں سے پوچھ گچھ نہیں کی ہے اور یہ کہ ایک منفی نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے۔ لیکن ریبذ ریے رڈ پر موجود شواہد کو دیکھنے پر ہمیں ایسا کوئی مواد نہیں ملتا جس سے یہ کہا جا سکے کہ دوسرے آزاد گواہ دستیاب تھے اور ان سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ، پی ڈبلیو 2اور 4 آزاد گواہ ہیں اور اس لیے استغاثہ کے لیے گواہوں کو ضرب دینا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے ہم۔ مسٹر بھیم راؤ نائک کے مذکورہ بالا بیان میں کوئی چیز نظر نہ آئے۔

خالص نتیجہ میں، ہم عدالت عالیہ کے اس فیصلے میں کوئی کمزوری نہیں دیکھتے ہیں جس میں اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 303 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں اس عدالت کی مداخلت کی ضرورت ہے۔ مجرمانہ اپیل نمبر 587/96، اس لیے ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

جہاں تک ریاست کی طرف سے پیش کردہ فوجداری اپیل نمبر 588/ 96 کا تعلق ہے، اسی طرح عدالت عالیہ کی طرف سے جگن ناتھ کے بیٹے رمیش (جونیئر) کو آئی پی سی کی دفعہ 302/ 34 کے تحت الزام سے حکم برآت کے خلاف ہدایت دی گئی ہے۔ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کی کھلی جانچ پڑتال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استغاثہ کی طرف سے ملزم رمیش (جونیئر) سے منسوب کردار یہ ہے کہ اس نے متوفی کے سینے پر گپتی چھید دی تھی۔ لیکن جہاں تک استغاثہ کے اس معاملے کا تعلق ہے، چشم دید گواہ متضاد پائے گئے۔ جبکہ پی ڈبلیو 1 اور 4 کے مطابق رمیش (جونیئر) نے گپتی کو چھید دیا لیکن پی ڈبلیو 2 کے مطابق یہ دیو لال ہے جس نے گپتی کو چھید دیا۔ ملزم رمیش (جونیئر) کے مبینہ کردار کے بارے میں یہ تضاد اسے شک کا فائدہ دینے کے لیے کافی تھا اور اسی کے مطابق عدالت عالیہ نے اسے الزام سے بری کر دیا۔ ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب کے این شکلا عدالت عالیہ کے مذکورہ نتیجے پر حملہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ اس لیے ہمیں ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے پیش کی گئی اپیل میں کوئی اہلیت نظر نہیں آتی۔ نتیجے میں یہ اپیل بھی خارج کر دی جاتی ہے۔

اس کے مطابق، دونوں فوجداری اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

ایس۔ وی۔ کے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document